Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل لاہور

روزنامہ — ٹیلیفون نمبر ۲۹۷

(پاکستان)

شرح چندہ: سالانہ ۲۴ روپے ۔ ششماہی ۱۳ ۔ سہ ماہی ۷ ۔ ماہوار ۲½

یوم سہ شنبہ ۔ ۷ ذوالقعدہ ۱۳۶۹ھ

جلد ۳۸/۴ | ۲۲ ظہور ۱۳۲۹ ہش | ۲۲ اگست ۱۹۵۰ء | نمبر ۱۹۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ناصر آباد (سٹیٹ سندھ) سے مکرم جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بذریعہ خط مطلع فرماتے ہیں:۔

۱۶ اگست: سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو نزلہ اور کھانسی کی شکایت بدستور ہے۔ ہیٹ سٹروک کا اثر معلوم ہوتا ہے۔ بواسیر کی بھی شکایت ہے۔ درد میں افاقہ ہے۔ سارا گھٹنوں میں کمزوری ابھی باقی ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

۱۷ اگست: سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو سر درد کی شکایت ہو جاتی ہے۔ جو سورج کے طلوع ہونے کے ساتھ شروع ہوتی ہے۔ اور شام تک چلی جاتی ہے۔ یہ ملیریا کا حملہ ہے۔ کھانسی کی ابھی شکایت بدستور ہے۔ کانوں اور گلے پر نزلہ گرا ہوا ہے۔ جیسا کہ گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہوا تھا۔ خیال یہی ہے کہ یہ تکلیف درد نقرس کے زہر کے اثر کی وجہ سے ہے۔ جو گلے اور سینہ پر گرا ہے۔ آج بجوہر درد نقرس کی دوائی شروع کر دی ہے۔ شام تک اگر افاقہ ہوا تو شبہ رفع ہو جائے گا۔

۱۸ اگست: سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کل سے درد نقرس کی جو دوا شروع کی ہے اس سے افاقہ محسوس ہوتا ہے۔ گلہ بھی صاف ہے۔ اور سر درد کو بھی آرام ہے اور طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

سلامتی کونسل کی نمائندہ کشمیر سر اوون ڈکسن لیک سکسس واپس جا رہے ہیں

کراچی ۲۱ اگست۔ سلامتی کونسل کے نمائندہ کشمیر سر اوون ڈکسن آج نئی دہلی سے کراچی پہنچے۔ غالباً کل تیسرے پہر وہ لیک سکسس روانہ ہو جائیں گے۔ اس مسئلے کو حل کرنے کے بارے میں انہوں نے جو کوشش کی ہے۔ نمائندہ موصوف نے اس سے قبل اس کے بارے میں کوئی بیان جاری کریں۔ بی بی سی کے نامہ نگار نے نئی دہلی سے اطلاع دی ہے۔ کہ سر ڈکسن کی بھارت کے وزیر اعظم پنڈت نہرو سے جو آخری ملاقات ہوئی ہے۔ اس میں وہ دونوں وزراء اعظم کی مزید کانفرنس منعقد کرانے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ آج شام تیس منٹ تک انہوں نے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خان سے ملاقات کی۔

لیک سکسس واپس پہنچ کر خیال ہے۔ وہ سلامتی کونسل کو اپنی کوششوں اور ان میں ناکامی کے متعلق رپورٹ پیش کریں گے۔ یاد رہے گذشتہ مارچ کے مہینہ میں سلامتی کونسل نے ان کے سپرد یہ کام کیا تھا کہ وہ کشمیر میں ایک آزاد اور غیر جانبدار استصواب رائے شماری سے قبل ریاست جموں و کشمیر کو فوجوں سے خالی کرائیں۔

زلزلے کی تباہ کاری کی مزید تفصیلات

شیلانگ ۱۸ اگست:۔ اس ہفتے ہندوستان کے مختلف مقامات پر زلزلے کے جو شدید جھٹکے محسوس کئے گئے اور ان کی وجہ سے جو نقصان ہوا۔ اس کا تفصیلی جائزہ لینے کے لئے ماہرین کی ایک سروے پارٹی نے آج صبح اپنا کام شروع کر دیا یہ پارٹی انجینئروں اور طبقات الارض کے ماہروں پر مشتمل ہے۔ نقصان کی جو مزید تفصیلات معلوم ہوئی ہیں۔ ان میں بتایا گیا ہے کہ بالائی آسام کے بعض علاقوں میں جن میں ڈگر گڑھ بھی شامل ہے سرزمین کی سطح نیچی ہو گئی ہے۔ ایک مقام پر ریلوے لائن آٹھ فٹ سے دس فٹ تک نیچے دھنس گئی ہے۔ جس کی وجہ سے ریل کی آمد و رفت میں سخت خلل واقع ہو گیا ہے۔ نیز دریاؤں میں شدید طوفان آنے کی وجہ سے بہت سے دیہات ابھی تک زیر آب ہیں۔ ریوٹر

آسٹریلوی سپاہی بھی کوریا جائیں گے

کنبرا ۲۱ اگست:۔ آسٹریلیا کے قائمقام وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہانگ کانگ سے کوریا روانہ ہونے والی برطانوی فوج کے ہمراہ ایک آسٹریلوی بٹالین بھی کوریا جائے گی۔ علاوہ ازیں دولت مشترکہ کی طرف سے ایک ڈویژن فوج کوریا بھیجنے کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ یہ ڈویژن

۳ کروڑ چھبیس لاکھ کی تجارت!

ڈھاکہ ۱۲ اگست:۔ پچھلے مہینے چاٹگام کی بندرگاہ کے ذریعے ۳ کروڑ چھبیس لاکھ روپے کی تجارت ہوئی۔ آمد کی نسبت ۵۰ لاکھ روپے کا مال زیادہ برآمد کیا گیا۔

۲ برطانیہ۔ کینیڈا۔ آسٹریلیا۔ اور نیوزی لینڈ کے فوجیوں پر مشتمل ہو گا۔

پٹ سن کی مارکیٹ مستحکم ہو جانے پر اطمینان کا اظہار

کراچی ۲۱ اگست:۔ حکومت پاکستان کی وزارت تجارت نے آج ایک پریس نوٹ کے ذریعہ مشرقی پاکستان میں پٹ سن کی مارکیٹ مستحکم ہونے پر اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ ۵۱-۱۹۵۰ء کی پٹ سن کی فصل کے متعلق جو اطلاع ملی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ آئندہ سال بھی مارکیٹ مستحکم رہے گی۔

اس موسم میں بعض اہم ملکوں کے بیوپاریوں نے جتنا پٹ سن خرید اہے۔ اتنا پٹ سن انہوں نے پہلے کبھی نہیں خریدا تھا۔ اب انہوں نے درخواست کی ہے کہ انہیں اس سے بھی زیادہ مقدار میں پٹ سن خریدنے کی اجازت دی جائے۔ حکومت ان درخواستوں کو پورا کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ آئندہ بھی مارکیٹ کی نگرانی بدستور جاری رہے گی۔ حکومت نے گذشتہ سال قیمتوں کو مستحکم کرنے میں اس بات کا خیال رکھا تھا۔ کہ کاشتکاروں کو نہ صرف یہ کہ نقصان نہ ہو۔ بلکہ وہ جائز منافع بھی کما سکیں اور ساتھ کے ساتھ بیرونی ممالک کی منڈیوں میں قیمت بہت زیادہ نہ ہونے پائے۔ گذشتہ سال اس سلسلے میں جو آرڈیننس اور اعلان وغیرہ جاری کئے گئے تھے وہ آئندہ بھی نافذ العمل ہوں گے۔

کوریا میں وسطی اور جنوبی محاذ پر کمیونسٹ فوجوں کے شدید حملے

ٹوکیو ۲۱ اگست۔ شمالی کوریا کی فوجوں نے آج وسطی اور جنوبی محاذ پر دباؤ بڑھا دیا۔ وسطی محاذ پر پیدل فوج اور ٹینک پہلے کی نسبت بہت زیادہ تعداد میں زور شور سے حملے کرتے رہے۔ جنوبی محاذ پر ایک جگہ کمیونسٹ امریکی فوجوں پر ۳۶ گھنٹوں سے مسلسل حملہ کر رہے ہیں۔ یہ مقام مسان سے دس میل شمال میں پوسان جانے والی سڑک پر واقع ہے۔ مشرقی ساحل پر جنوبی کوریا کی فوجیں پوہانگ کی بندرگاہ سے ساڑھے تین میل شمال کی طرف بڑھ گئی ہیں۔

امریکہ مسئلہ کوریا کے پُر امن حل میں روکاوٹیں ڈال رہا ہے

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے نام چین کی عوامی حکومت کا تار!

نانکنگ ۲۱ اگست۔ کمیونسٹ چین کے وزیر خارجہ جنرل چو این لائی نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ٹریگولی اور سلامتی کونسل کے صدر مسٹر ملک کو ایک تار بھیجا ہے۔ جس میں کوریا کے متعلق چین کی پالیسی واضح کی گئی ہے۔ تار میں لکھا ہے چونکہ کوریا چین کا ہمسایہ ملک ہے۔ اس لئے وہاں جو کچھ ہو رہا ہے۔ اس پر چین کی حکومت کو لازمی طور پر سخت تشویش ہے۔ اس کی خواہش ہے کہ یہ معاملہ جلد سے جلد طے ہو جائے۔ تار میں امریکہ پر الزام لگایا گیا ہے۔ کہ وہ اس مسئلہ کو پر امن طریقے سے حل کرنے میں روکاوٹیں ڈال رہا ہے جس میں سے ایک یہ ہے۔ کہ وہ سلامتی کونسل میں چین کے عوامی نمائندے کی شمولیت برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ آخیر میں اپیل کی گئی ہے۔ کہ چین کے عوامی نمائندے کو سلامتی کونسل میں بیٹھنے کی جلد اجازت دی جائے۔ نیز روس کی تجویز کے عین مطابق شمالی کوریا کے نمائندے کو بھی دعوت دی جائے۔ کہ وہ سلامتی کونسل میں پیش ہو کر اس تنازعہ کو خاطر خواہ طریق میں حل کرنے میں مدد دے۔

اور ان کے رہنے والوں کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ ان کا کیا حشر ہوا۔

ہنگری کا تجارتی وفد کراچی میں

کراچی ۲۱ اگست:۔ آج ۱۰ الحکومت میں ہنگری کا ایک تجارتی وفد پہنچا ہے۔ اس کے ارکان نے شام کو وزارت تجارت کی گفت و شنید کرنے والی مستقل کمیٹی سے ملاقات کی۔ خیال ہے بات چیت کل بھی جاری رہے گی۔

بمبئی میں دو لاکھ مزدوروں کی ہڑتال

بمبئی ۲۰ اگست:۔ یہاں کپڑے کی ساٹھ ملوں میں سے ۴۵ مل آج بھی بند رہے۔ ہڑتال کرنے والے مزدوروں کی تعداد دو لاکھ سے بھی تجاوز کر چکی ہے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کوآپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دفتر دوم کے متعلق مجالس خدام الاحمدیہ کی کارگذاری

ذیل میں ان مجالس خدام الاحمدیہ کی فہرست شائع کی جاتی ہے جنہوں نے دفتر دوم کے سال ششم کے وعدوں میں سے پچاس فی صدی یا پچاس فی صدی سے زائد وصول کر دیئے ہیں جزاھم اللہ احسن الجزاء چونکہ وعدوں کے سال کا اختتام قریب ہے۔ اس لئے جملہ مجالس کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ پوری کوشش فرما کر جلد سے جلد اپنے وعدوں کو ۱۰۰ فیصدی پورا فرما دیں۔ مجالس خدام الاحمدیہ کراچی۔ لاہور سیالکوٹ شہر۔ لائل پور شہر۔ گوجرانوالہ سرگودھا۔ گجرات۔ جہلم۔ منٹگمری۔ پشاور۔ ملتان۔ کوئٹہ اور ڈھاکہ کی طرف سے خاص جدوجہد کی ضرورت ہے کیونکہ ان جگہوں پر لگائے گئی رقم بہت زیادہ ہے۔ اور خدشہ ہے۔ کہ ابھی سے اگر پوری کوشش نہ کی گئی۔ تو وعدے وقت کے اندر شاید پورے نہ ہو سکیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مجالس کو اپنے امام کے حکم کی تعمیل کی توفیق عطا فرمائے

(۱) تمبریاں تحصیل سیالکوٹ
(۲) نندووال "
(۳) بدوملہی "
(۴) ڈسکہ "
(۵) مالوکے "
(۶) بہلول پور "
(۷) ڈگری گھمناں "
(۸) چیندرکے "
(۹) بھاگووال "
(۱۰) کھرپا "
(۱۱) سول لائن لاہور
(۱۲) دہلی و موچی گیٹ "
(۱۳) راج گڑھ "
(۱۴) فیض باغ "
(۱۵) مسلم ٹاؤن "
(۱۶) ننگ اسلامیہ پارک "
(۱۷) گڑھی شاہو "
(۱۸) ماڈل ٹاؤن "
(۱۹) فضل عمر ہوسٹل "
(۲۰) شیخوپورہ شہر
(۲۱) واربرٹن ضلع شیخوپورہ
(۲۲) وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ
(۲۳) دودھوچکے "
(۲۴) پنڈی بھٹیاں "
(۲۵) چک جھمرہ ضلع لائلپور
(۲۶) تاندلیانوالہ "
(۲۷) کمالیہ "
(۲۸) چک ۴۴ "
(۲۹) چک ۱۹۵ صفدر والہ "
(۳۰) چک ۲۴۲ کلیانپور "
(۳۱) چک ۲۶ و چک ۹۷ "
(۳۲) چک ۲۹۷ ج ب "
(۳۳) چک ۳۰۴ "
(۳۴) چک ... ڈرگانہ ضلع جھنگ
(۳۵) خوشاب ضلع سرگودھا
(۳۶) ادرحمہ "
(۳۷) بھلوال ضلع سرگودھا
(۳۸) سلانوالی "
(۳۹) چک ۳۷ "
(۴۰) چک ۹۹ شمالی "
(۴۱) کنجاہ ضلع گجرات
(۴۲) گھٹیر "
(۴۳) سماعیلہ گجرات
(۴۴) جدوکے سدوکے "
(۴۵) ایرفورس ... "
(۴۶) پنڈدادنخان ضلع جہلم
(۴۷) دوتوچھہ "
(۴۸) کہوٹہ ضلع راولپنڈی
(۴۹) کیمل پور شہر
(۵۰) ایبٹ آباد ضلع ہزارہ
(۵۱) مانسہرہ "
(۵۲) [illegible]
(۵۳) سرائے نورنگ صوبہ سرحد
(۵۴) پاکپتن ضلع منٹگمری
(۵۵) دیپالپور "
(۵۶) عارف والہ "
(۵۷) صدر گوگیرہ "
(۵۸) لودھراں ضلع ملتان
(۵۹) علی پور "
(۶۰) میاں چنوں ضلع ملتان
(۶۱) چک نمبر ۹۱/۱۰ "
(۶۲) بہاولنگر ریاست بہاولپور
(۶۳) فورٹ عباس "
(۶۴) چک ۱۲۰ "
(۶۵) چک ۱۴۳ نہر مراد "
(۶۶) چک ۱۶۵ نہر مراد بہاولپور
(۶۷) لارنس روڈ کراچی
(۶۸) حلقہ صدر "
(۶۹) مالیر چھاؤنی "
(۷۰) حیدرآباد صوبہ سندھ
(۷۱) روہڑی سیمنٹ ورکس "
(۷۲) کنری "
(۷۳) سانگھڑ "
(۷۴) نواب شاہ "
(۷۵) کمال ڈیرہ "
(۷۶) طالب آباد "
(۷۷) ٹنڈوالہ یار "
(۷۸) باندھی "
(۷۹) جمال پور "
(۸۰) گوٹھ نتھے خان "
(۸۱) محمد آباد اسٹیٹ "
(۸۲) بشیر آباد "
(۸۳) جیسور مشرقی پاکستان
(۸۴) لداکھ ہندوستان
(۸۵) کلکتہ "
(۸۶) سکندرآباد دکن "
(۸۷) کرنول "

لجنات اماء اللہ

(۱) لجنہ اماء اللہ ربوہ
(۲) " سیالکوٹ شہر
(۳) لجنہ اماء اللہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ
(۴) لجنہ اماء اللہ لاہور شہر
(۵) لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ شہر
(۶) لجنہ اماء اللہ چنیوٹ ضلع جھنگ
(۷) لجنہ اماء اللہ کھاریاں ضلع گجرات

(وکیل المال ثانی تحریک جدید)

"میں امید رکھتا ہوں کہ نوجوان اپنے ایمان کا ثبوت دیں گے"

"میں نے صدر مجلس خدام الاحمدیہ کا بار اس لئے اٹھایا ہے۔ تا جماعت کے نوجوانوں کو دین کی طرف توجہ دلاؤں سو میں سب سے پہلے ان کے سپرد یہ کام (دفتر دوم کے وعدوں کے وصولی کا کام) کرتا ہوں۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنے ایمان کا ثبوت دیں گے۔ اور کوشش کریں گے۔ کہ ساری کی ساری رقم وصول ہو جائے۔"

(سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

درخواست دعا

میرے محترم بزرگ میاں اللہ بخش صاحب ٹھیکیدار خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ اپنے بلہانے ٹھیکیداری کی عدم ادائیگی کی بناء پر ایک عرصہ سے سخت مالی مشکلات و مصائب میں گرفتار ہیں جملہ قارئین کرام سے عموماً اور درویشان دارالمسیح سے خصوصاً التجا ہے کہ ان کی فراخ حالی کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائی جاوے تا اللہ تعالیٰ ان کی جملہ پریشانیوں کو دور فرمائے۔ (دفتر ... احمد سیالکوٹی ... بلڈنگ لاہور)

مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد لندن کی تشریف آوری

اہالیانِ ربوہ کی طرف سے پرتپاک خیر مقدم

مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ بی۔ اے ایل ایل بی امام مسجد لندن معہ بیگم صاحبہ ۱۶ اگست ۵ بجے شام کی گاڑی سے ربوہ تشریف لائے۔ آپ کے استقبال کے لئے اہالیان ربوہ گاڑی کے آنے سے قبل اسٹیشن پر کثرت سے موجود تھے۔ جونہی کہ گاڑی اسٹیشن پر پہنچی۔ اللہ اکبر کے نعروں سے چوہدری صاحب کا استقبال کیا گیا۔ آپ نے گاڑی سے اتر کر اپنے تمام احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔ آپ کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے گئے۔ استقبال کے لئے امیر صاحب مقامی ناظر صاحب اعلیٰ۔ افسران صدر انجمن اور تحریک جدید اور خاندان مسیح موعود کے افراد بھی موجود تھے۔ اسی طرح بیگم مشتاق احمد صاحب باجوہ کا لجنہ اماء اللہ کی طرف سے پرتپاک خیر مقدم کیا گیا۔ (عبدالحمید آصف جنرل سیکرٹری ربوہ)

علماء سوء اور شیطان

(از مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس)

"آزاد" مورخہ ۱۰ اگست میں "شیطان کا وعظ" کے عنوان کے ماتحت لاہور کے ایک ذہین بہروپیہ کے ایک سوانگ کا ذکر کیا ہے۔ جس میں شیطان ایک پیر مرد کی شکل پر ظاہر ہوتا ہے۔ جو ایک غار میں کامل اطمینان سے مست خواب خراٹے بھر رہا ہو۔ اسے جگانے پر جب اس سے پوچھا جاتا ہے۔ کہ تم سو رہے ہو اور زمین پھر بھی شیطنیت سے بھرپور ہے۔ تو وہ جواب دیتا ہے میں بہت بوڑھا ہو گیا ہوں۔ میری ہونہار اولاد نے میرا کام سنبھال لیا ہے۔ جب اولاد کے متعلق دریافت کیا جاتا ہے۔ تو وہ حاضرین کی طرف اشارہ کر کے کہتا ہے۔ یہی عدالت کی کرسیوں پر بیٹھنے والے وکالت پیشہ۔ پولیس افسران وغیرہ سب کے سب میری جانشینی کا حق ادا کر رہے ہیں۔ یہ سننا تھا کہ سب کے سر شرم سے نیچے جھک گئے۔

آزاد لکھتا ہے۔ "اس میں جھوٹ کیا تھا۔ سو فی صدی سچا وعظ تھا۔ جو ایک بہروپیئے کی زبان سے نکلا۔ کوئی غریب واعظ ایسی جرأت کب کر سکتا تھا؟"

مگر ایسے ہی دنیادار اور علماء اور خطباء کی شیطان نے جو مدح سرائی کی ہے وہ بھی سن لیں۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکتوبات میں فرماتے ہیں۔

"عزیزے شیطان لعین را دید کہ فارغ نشستہ است و از تضلیل و اغوا خاطر جمع ساختہ آن عزیز سر آنرا پرسید لعین گفت کہ علماء سوء ایں وقت در ینکار با من مدد عظیم کردند و مرا ازیں مہم فارغ ساختند۔ و الحق درایں زمان ہر سستی و مداہنتی کہ در امور شرعیہ واقعہ شدہ و ہر فتوری کہ در ترویج ملت و دین ظاہر گشتہ است ہمہ از شومے علماء سوء است و فساد نیات ایشاں" (مکتوبات امام ربانی جلد ۱ صفحہ ۴۷ مکتوب ۳۳)

فرماتے ہیں۔ کہ میرے ایک عزیز نے شیطان لعین کو خواب میں دیکھا کہ فارغ بیٹھا ہوا ہے۔ اور لوگوں کو گمراہ کرنے اور اضلال و اغوا کے کام سے مطمئن خاطر ہے۔ عزیز کے وجہ دریافت کرنے پر شیطان نے جواب دیا کہ علماء سوء نے اس زمانہ میں اس کام میں میری بڑی مدد کی ہے۔ اور مجھے اس مہم سے فارغ کر دیا ہے۔

امام ربانی فرماتے ہیں۔ اس میں جھوٹ کیا ہے؟ سو فیصدی حق بات ہے کہ اس زمانہ میں ہر غفلت اور سستی اور بد آئینی جو کہ شریعت کے کاموں میں موجود ہے۔ اور ہر فتور جو اسلام کی اشاعت و ترقی اور دین و ملت کی ترویج کے راستہ میں پایا جاتا ہے۔ وہ تمام کا تمام علماء سوء کی نحوست اور بدبختی اور فساد نیت کا رہین منت ہے۔

حج پر جانے والے احمدی بھائی توجہ فرمائیں

میری والدہ صاحبہ کا ارادہ اس سال حج بیت اللہ شریف پر تشریف لے جانے کا تھا۔ ان کی جگہ بلوچستان صوبہ کی طرف سے ریزرو بھی ہو چکی ہوئی ہے۔ مگر بوجہ معمر اور کمزور ہونے کے اور بینائی بھی کم ہو جانے کے وہ اکیلے سفر نہیں کر سکتیں۔ اگر کسی دوست کو کسی ایسے بھائی کا علم ہو۔ جن کے ساتھ ایسی عورتیں جا رہی ہوں۔ جو میری والدہ صاحبہ کو بھی باسانی ہمراہ لے جا سکیں۔ تو مہربانی فرما کر مجھے ذیل کے پتہ پر اطلاع دیں۔ دعا السلام ... الحق خان خلجی ... آرڈیننس انسپکٹر کیمپ آفس پی۔ اے ... ڈرگ سٹور ملیر چھاؤنی

روزنامہ —— الفضل —— لاہور
مورخہ ۲۲ اگست ۱۹۵۰ء

زندہ خدا، زندہ رسولؐ اور زندہ کتاب

۱۷۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عہد جدید میں سب سے پہلے حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام نے "زندہ خدا۔ زندہ رسول اور زندہ کتاب" کی آواز بلند کی تھی۔ علمائے اسلام اس وقت فقہی موشگافیوں کی جنگ باہم لڑ رہے تھے زندہ خدا۔ زندہ رسول اور زندہ کتاب ان کے لئے کوئی دلچسپی نہیں رکھتے تھے۔ ہاں رفع یدین رفع انگشت شہادت۔ آمین بالجہر وغیرہ دیگر فروعی مسائل جو شاخ در شاخ باریکیوں میں منقسم تھے علمائے اسلام کے لئے بحث و مباحثہ کے اکھاڑے جمانے کے لئے سامان نزاع بہم پہنچانے کے لئے کافی و وافی تھے۔ مزید برآں شیعہ سنی کے جھگڑے تھے کہ بڑے بڑے شہروں قصبوں میں باعث ہنگامہ آرائی بنے ہوئے تھے۔ خود اہل سنت والجماعت اور شیعہ کئی کئی فرقوں میں تقسیم ہو چکے تھے۔ ذرا ذرا فروعی اختلاف پر ایک نیا جتھا ایک نیا گروہ معرض وجود میں آ رہا تھا۔ خود یہ جتھے اور یہ گروہ شاخ در شاخ فروعی اختلافات پر اندرونی تفریقات کے شکار تھے اور یہ کہنے میں ذرا بھی مبالغہ نہیں کہ جتنے عالم کسی شہر یا قصبہ میں تھے بلکہ جتنی مساجد تھیں اتنے ہی جتھے اور اتنے ہی گروہ بن گئے ہوئے تھے۔ ایک مسجد کا ملا ہمسایہ مسجد کے ملا سے مسائل میں اختلاف رکھتا تھا۔ یہاں تک تو خیر کچھ مضائقہ نہیں تھا مگر بدقسمتی یہ تھی کہ یہ علماء لوگ صرف زبانی بحث و مباحثہ تک ہی اپنی جدوجہد محدود نہ رکھتے تھے بلکہ ہاتھا پائی اور پنجہ آزمائی تک نوبت پہنچ جاتی تھی۔ ڈانگیں اور کلہاڑیاں چل جاتی تھیں اور اکثر بات صرف اتنی ہوتی تھی کہ فلاں شخص فلاں مسجد میں ٹانگیں ذرا زیادہ پھیلا کر نماز پڑھ رہا تھا کہ امام مسجد صاحب تشریف لے آئے۔ انہوں نے آتے ہی ٹانگوں پر ڈنڈا رسید کر دیا۔ پھر کیا تھا دونوں طرف کے ہمدرد امڈ آئے اور چوک میں وہ ڈانگ چلی کہ رہے نام اللہ کا۔ الغرض علمائے اسلام کا یہ عالم تھا کہ مسیح موعود علیہ السلام نے زندہ خدا۔ زندہ رسول اور زندہ کتاب کی آواز بلند کی۔ ضرور تھا کہ اس ہنگامہ خیز فضا میں یہ آواز عجیب و غریب معلوم ہوتی۔ بہت سی سعید روحوں نے جو علماء کے جھگڑوں سے تنگ آ گئی ہوئی تھیں یہ نئی آواز سنی اور اس کی حقیقت کو سمجھا اور اس کو قبول کر لیا۔ آہستہ آہستہ یہ آواز فضا میں گونجنے لگی۔ سمجھدار لوگوں نے اس کی تصدیق کی۔ یہاں تک کہ آج احمدیت کے شدید معاند بھی زبانی طور پر زندہ خدا۔ زندہ رسول اور زندہ کتاب کا ہی نعرہ لگاتے ہیں اگرچہ وہ نہیں سمجھتے کہ اس کی حقیقت کیا ہے۔

مسیح موعود علیہ السلام نے یہ کوئی نئی آواز نہیں اٹھائی تھی۔ یہ آواز وہی تھی جو حضرت محمد رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے اٹھائی تھی۔ یہی وہی آواز تھی جو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ خود اللہ تعالے نے اٹھائی تھی۔ اور یہ آواز وہی تھی جو قرآن کریم کی آیات میں ہمیشہ تک کے لئے سمو دی گئی ہے۔

قرآن کریم پڑھا جاتا تھا مگر محض رسمی طور پر عوام بجائے تو ناظرے پر اکتفا کرتے ہی تھے مگر علماء بھی محض اپنے اختلافی فقہی مسائل کی روشنی میں اس کا مطالعہ کرتے تھے۔ اہل حدیث تحریک نے شروع شروع میں تو کچھ کام کیا مگر آخر میں انہوں نے بھی حدیث کو قرآن کریم پر قاضی بنا دیا۔ الغرض قرآن کریم مہجور ہو کر رہ گیا تھا۔ نہیں اس سے بھی بڑھ کر یہ غضب کیا گیا کہ قرآن کریم کی وہی آیات جو زندہ خدا۔ زندہ رسول اور زندہ کتاب کا سورج کی طرح درخشاں ثبوت پیش کرتی تھیں انہی آیات کو نہ صرف دوسری آیات سے بلکہ احادیث سے اور نہ صرف احادیث سے بلکہ اپنے قیاس سے منسوخ قرار دیدیا گیا تھا۔ اس طرح قرآن کریم کی زیادہ سے زیادہ گیارہ سو اور کم سے کم پانچ آیات منسوخ ہو چکی تھیں۔ اس طرح مسئلہ ناسخ منسوخ علم دین کی ایک مستقل شاخ بن چکا تھا۔

علمائے اسلام نے اس طرح جو ناسخ منسوخ کی سد سکندری علم القرآن کے راستہ میں حائل کر دی تھی۔ مسیح موعود علیہ السلام نے اس کو توڑ پھوڑ کر رکھ دیا اور غیر مبہم آواز میں پکار کر کہا کہ۔

قرآن شریف کا ایک حرف ایک شوشہ بھی منسوخ نہیں ہو سکتا

اسی کے ساتھ آپ نے فرمایا کہ قرآن کریم سب پر قاضی ہے۔ کوئی حدیث کوئی قیاس کوئی اجتماع اس پر قاضی نہیں ہو سکتا۔ مسیح موعود علیہ السلام نے جب ان دو باتوں کو پوری تحدی کے ساتھ پیش کیا تو قرآن کریم کے درخشاں چہرہ سے وہ گہری تاریکیاں چھٹنے لگیں جو علمائے سوء نے اپنی لاانتہا موشگافیوں سے اس پر ڈال رکھی تھیں۔ دراصل یہی گہری تاریکیاں تھیں جنہوں نے علماء کو فقہی فروعی مسائل کی بھول بھلیاں میں گم کر رکھا تھا جن کی وجہ سے ان کی آنکھیں اللہ تعالے کے صحیح نور کو دیکھنے سے محروم ہو چکی تھیں۔

جب یہ تاریکیاں چھٹیں اور قرآن کریم کے درخشاں چہرے کی شعاعیں پھیلیں تو علماء بھی آنکھیں مل مل کر اس کو دیکھنے کی کوشش کرنے لگے۔ اگرچہ ان کی نگاہیں خیرہ ہو ہو جاتی تھیں لیکن اب وہ زندہ خدا۔ زندہ رسول اور زندہ کتاب کی حقیقت سے انکار نہیں کر سکتے تھے۔ اور آج یہ عالم ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام کا شدید ترین معاند بھی پکار رہا ہے کہ

قرآن کریم کا ایک حرف ایک شوشہ بھی منسوخ نہیں ہو سکتا۔

قرآن کریم سب پر قاضی ہے۔ کوئی حدیث۔ کوئی قیاس۔ کوئی اجتماع اس پر قاضی نہیں ہو سکتا۔

آج سب پکار رہے ہیں کہ "اسلام کا خدا زندہ خدا ہے۔ اسلام کا رسول زندہ رسول ہے اسلام کی کتاب زندہ کتاب ہے۔"

اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آج سب علماء خواہ وہ سنی ہوں یا شیعہ۔ حنفی ہوں یا اہلحدیث۔ دیوبندی ہوں یا بریلوی۔ مالکی ہوں یا حنبلی۔ الغرض کسی سکول سے تعلق رکھتے ہوں یہی کہتے سنائی دیتے ہیں کہ مسلمانوں کو فروعی اختلافات نظرانداز کر کے یک تن اور یک جان ہو جانا چاہیئے۔ آج شاذ و نادر ہی کوئی رفع یدین۔ آمین بالجہر یا اور اس قسم کے فقہی اختلافات کے لئے جھگڑتا نظر آتا ہے۔

بے شک آج سب قرآن کریم کو ہی آخری حکم مانتے ہیں۔ بے شک آج سب کہتے ہیں کہ قرآن کریم کا ایک حرف۔ ایک شوشہ بھی منسوخ نہیں ہو سکتا اور سب سے بڑھ کر یہ بات ہے کہ آج سب ہی کہتے ہیں کہ یہ سب باتیں قرآن کریم میں موجود ہیں۔ بے شک یہ سب باتیں پہلے ہی سے اسی قرآن کریم میں موجود ہیں۔ اسی وقت سے موجود ہیں جب یہ پہلے پہل اللہ تعالے نے اپنے پیارے حبیب حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا۔ بے شک یہ سب باتیں اوّل ہی سے کلام اللہ پاک میں موجود چلی آئی ہیں۔ بے شک آج ہم سب یہ باتیں اس میں دیکھ سکتے ہیں۔ لیکن سوال ہے کہ کیا یہ باتیں اس وقت اس میں موجود نہیں تھیں جب اس کی گیارہ سو آیات منسوخ کر دی گئی تھیں؟ کیا یہ باتیں اس وقت موجود نہیں تھیں جب حضرت ولی اللہ شاہؒ جیسے مجدد وقت نے بھی کم سے کم پانچ آیات منسوخ قرار دی تھیں؟ کیا یہ باتیں اس وقت موجود نہیں تھیں۔ جب احادیث کو ہی نہیں بلکہ قیاس اور اجتماع تک کو اس پر قاضی ٹھہرایا جاتا تھا؟ کیا یہ باتیں اس وقت موجود نہیں تھیں جب ذرا ذرا سے فقہی اختلاف پر خون کی ندیاں بہ جاتی تھیں؟ اس کا صرف ایک ہی جواب ہے اور وہ یہ ہے کہ:۔

"یہ سب باتیں ہر وقت اس میں موجود تھیں"

پھر سوال یہ ہے کہ جب یہ باتیں ہر وقت اس میں موجود رہی ہیں تو ہمارے علماء اور عوام کی وہ حالتیں کیوں ہوئیں جو ہوئیں؟ اور جن کے آثار اب تک بھی چلے جاتے ہیں۔ اس لئے کہ ہمارے علماء نے اپنی عقل کو خدا تعالےٰ کے کلام سے بڑا سمجھ رکھا تھا۔ انہوں نے اپنے آپ کو کلام اللہ کے تابع نہیں بلکہ اس کو اپنی عقل کے تابع بنا لیا تھا۔ ان کی عقل نے کہا کہ لا اکراہ فی الدین کے اگر یہ معنے لئے جائیں کہ دین اختیار کرنے یا چھوڑنے میں کوئی جبر نہیں ہونا چاہیئے تو اسلام کو نقصان پہنچے گا۔ اس لئے انہوں نے اس آیت کو ہی منسوخ قرار دیدیا اور اب جبکہ کسی آیۂ کریمہ کو منسوخ قرار دینا ناممکن نظر آیا تو آیہ کی معنوی تحریف سے اپنی عقل کو تسلی دینے کی کوشش کی اور کہا کہ اس کے معنے یہ ہیں کہ دین میں جبر کرنا جبر ہی نہیں کہلا سکتا۔ جس طرح ڈاکٹر کا پھوڑے کو چیرنا ظلم نہیں۔ اسی طرح جبراً دین میں داخل کرنا یا چھوڑنے والے کو قتل کرنا عین ثواب کا کام ہے۔ عقل ہرزہ کار نے صراط مستقیم سے بھٹکا کر اپنی دلآویز مگر روح کش وادیوں میں اس طرح آوارہ کر دیا کہ صراط مستقیم کی یاد تک حافظوں سے محو ہو گئی۔

کیا یہ سوچنے کا مقام نہیں ہے کہ تاریکیوں میں جو روشنی چمکی جس نے تاریکیوں کے بادلوں کو روئی کی طرح دھن کر رکھ دیا کہاں سے اٹھی؟ کیا اسی عقل ہرزہ کار سے جس نے ہمیں اس خطرناک حالت میں ڈال دیا تھا؟ نہیں ایسا کس طرح ہو سکتا ہے تاریکی خود بخود روشنی کس طرح بن سکتی ہے۔ پھر آخر یہ روشنی کہاں سے آئی؟

یہ روشنی وہیں سے آئی جہاں سے ہمیشہ آتی ہے۔ یہ روشنی آسمان سے آئی ہے۔ جب زمین کی تاریکیاں نور ازل کے چہرہ پر چھا کر اس کو نگاہوں سے چھپا دیتی ہیں۔ تو از سر نو ایک آسمانی کرن تاریکیوں کو پھاڑنے کے لئے آسمان سے اترتی ہے۔ تاریکیاں چھٹتی ہیں تو نور ازل پھر اپنی آب و تاب دکھانے لگتا ہے۔ بعض آنکھیں مدتوں سے تاریکیوں میں آسودہ ہونے کی وجہ سے اس کی تاب

(باقی صفحہ ۸ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیعہ صاحبان سے ایک گزارش

(از مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ)

(احراریوں کی طرف سے مختلف علاقوں میں ہمارے خلاف جو اعتراضات کئے جا رہے ہیں۔ اور جس غلط بیانیوں سے کام لیا جا رہا ہے ان کے جواب میں مرکز سلسلہ کی طرف سے چار ٹریکٹ شائع کئے گئے ہیں۔ جن میں سے ایک ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ احباب اور جماعتوں کو چاہیئے کہ کثرت کے ساتھ ان ٹریکٹوں کی اشاعت کا اہتمام کریں:) ادارہ

مجلس احرار جس کا تعارف بھارت اور پاکستان کے مسلمانوں کو بار بار ہو چکا ہے۔ اور جس کے متعلق مؤقر روزنامہ سیاست اور زمیندار "پنجاب کی لعنت" "فتنہ آخر الزمان" "مسلمانوں کی جیبوں پر ڈاکہ ڈالنے والے" اور "غداران اسلام" جیسے القاب سے نامزد کر چکے ہیں۔ اور مسلمانوں کو بار بار ان کے شر سے بچنے کی تلقین کر چکے ہیں۔ مسلمان ان کا بارہا تجربہ کر چکے ہیں۔ مسجد شہید گنج کا المناک سانحہ کوئی کم عبرتناک نہ تھا کہ احرار کے بارہ میں ملت اسلامیہ کو کسی مزید تجربہ کی ضرورت باقی رہتی۔ یہ وہ وقت تھا جبکہ مسلمان متحد ہو کر خانۂ خدا کی حرمت برقرار رکھنے کی غرض سے سینوں میں گولیاں کھا رہے تھے۔ مگر یہ احرار سکھوں کے ہمنوا تھے۔ لین دین کا سودا ہوا اس بارہ میں ان کی خفیہ خط و کتابت پکڑی گئی۔ اس خط و کتابت کا شائع ہونا تھا کہ چاروں طرف سے ان پر لعنت کی بوچھاڑ ہونے لگی۔

پھر قیام پاکستان کے وقت ملت اسلامیہ کے مفاد کے خلاف جو ہنگامہ آرائیاں انہوں نے کیں وہ ایسے تلخ حقائق ہیں کہ انہیں نہ بھلایا جا سکتا ہے اور نہ دوہرایا جانا مناسب ہے پاکستان بننے کے بعد قائد اعظم مرحوم کی زندگی میں اپنے گزشتہ کارناموں کی وجہ سے یہ لوگ نہ اٹھ سکتے تھے۔ اور تو اسلئے اور مگر ان کے وصال کے ساتھ ہی انہوں نے پھر اپنی کمینگاہ سے سر نکالنا شروع کیا۔ اور اب کی دفعہ گو انہوں نے سیاسیات سے بظاہر بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے تبلیغ اسلام اور حفاظت ختم رسالت کا چولہ پہنا ہے۔ مگر ان کے کارناموں کی وجہ سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے۔ کہ یہ محض ان کا اعلان ہی تھا۔ اصل مقصد ان کا ملت اسلامیہ کے شیرازہ کو بکھیر کر اپنے دیرینہ "سیاسی مہاتماؤں" کانگرسیوں کو خوش کرنا ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ بھارت جہاں شدھی زوروں پر ہے۔ اور جہاں دین اسلام اور ملت اسلامیہ کو ختم کرنے کے لئے مجالس قانون ساز کے دل و دماغ کو عمل میں لایا جا رہا ہے۔ اسے چھوڑ کر انہوں نے پاکستان کو اپنی نام نہاد تبلیغی سرگرمیوں کا آماجگاہ بنایا۔ اس سے ظاہر ہے کہ ان کا مقصد ہرگز ہرگز خدمت اسلام نہیں بلکہ اگر غور کیا جائے تو احرار کے سامنے جو پروگرام ہے وہ اس قدر خطرناک ہے کہ وہ ایک تیر سے کئی شکار کھیلنا چاہتے ہیں۔ ایک طرف ان کا مقصد یہ نظر آ رہا ہے۔ کہ فضا کو سازگار بنا کر اپنا وقار بحال کیا جائے۔ اور دوسری طرف وہ یہ چاہتے ہیں کہ پاکستان کے مسلمانوں میں پھوٹ ڈال کر اپنے آقایان ولی نعمت کانگرسیوں کو خوش کیا جائے۔

اس ٹریکٹ میں ہم آپ سے صرف یہ گزارش کرنا چاہتے ہیں کہ یہ لوگ مسلمانوں کے شیرازہ کو بکھیرنے کے لئے جہاں اور کئی قسم کی چالیں چل رہے ہیں۔ وہاں ایک چال ان کی یہ بھی ہے کہ شیعوں اور احمدیوں میں بعض غلط فہمیاں پھیلا کر ان میں پھوٹ ڈالی جائے۔ چنانچہ حضرت لخت جگر بتول امام حسین علیہ السلام شہید کربلا کے خلاف وہ اپنے منہ سے کئی قسم کے ناپاک کلمات نکالتے ہیں۔ اور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف منسوب کر کے لوگوں کو مشتعل کرتے ہیں۔ یہ ایسی شیطنت ہے کہ ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:-

"خبیث ہے وہ انسان جو اپنے نفس سے کاملوں اور راستبازوں پر زبان دراز کرتا ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ کوئی انسان حسین رض جیسے یا حضرت عیسےٰ جیسے راستباز پر بدزبانی کر کے ایک رات بھی زندہ نہیں رہ سکتا۔"

(اعجاز احمدی ص۴۸)

شیعہ صاحبان میں مختلف علوم کے ماہر علماء بھی ہیں اور مجتہد بھی۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے ان کے اندر ادبی ذوق بھی پایا جاتا ہے۔ اور متانت اور سنجیدگی سے بھی انہیں وافر حصہ ملا ہے۔ یہ بآسانی سمجھ سکتے ہیں کہ جن باتوں کو بگاڑ کر بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے ان کی حقیقت کیا ہے۔ مثلاً حضرت اقدس کا ایک شعر یہ پیش کیا جاتا ہے کہ

کربلا ایست سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

اور اس کا ترجمہ یہ کیا جاتا ہے کہ مرزا صاحب فرماتے ہیں سو حسین رض میرے گریبان میں ہیں اور کہا جاتا ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی اس میں سخت ہتک کی گئی ہے۔ حالانکہ اگر اس شعر کو ان درد بھری کیفیات کے پیش نظر دیکھا جائے جو بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سینہ میں اسلام اور مسلمانوں کے متعلق موجزن تھیں۔ تو یہ امر الم نشرح ہو جاتا ہے۔ کہ حضرت اقدس اس شعر میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی غائت درجہ تعریف فرما رہے ہیں حضور فرماتے ہیں ؎

ہر زمانے قتیل تازہ بخواست
غازہ روئے او دم شہدا است
ایں سعادت چو بود قسمتِ ما
رفتہ رفتہ رسید نوبتِ ما

یعنی ہر زمانہ میں دین کی خاطر تکالیف اور مصائب برداشت کرنے والے لوگ پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ گویا زمانہ ہمیشہ ہی شہدا کی تلاش میں رہتا ہے۔ اور شہدا کا خون ہی وہ غازہ ہے جو زمانہ کے چہرہ کو زینت دیتا ہے۔ یہ سعادت چونکہ ہماری قسمت میں بھی تھی رفتہ رفتہ ہماری نوبت بھی آ گئی۔

ان اشعار کے مفہوم کو دیانتداری سے مدنظر رکھنے والا انسان کبھی یہ وہم بھی نہیں کر سکتا کہ ان اشعار کا قائل آگے چل کر کسی شہید امت کی مذمت یا ہتک کرے گا چہ جائیکہ وہ سید الشہدا حضرت امام حسین رض کی ہتک کرے۔ لیکن احراری ملاں لوگوں کو مشتعل کرنے کے لئے اس سے اگلے شعر کو نہایت غلط مفہوم پہنا کر پوری بددیانتی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ وہ شعر یہ ہے ؎

کربلا ایست سیر ہر آنم
صد حسین رض است در گریبانم

یعنی ہر لحظہ مجھے کربلا میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ اور سو حسین رض میرے گریبان[1] میں ہیں۔ اس کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو کربلا میں جو مصائب پیش آئے۔ اور یزیدیوں کی خلاف اسلام حرکات کے خلاف جو درد ان کے سینہ میں تھا ویسے ہی مصائب مجھے ہر گھڑی پیش آ رہے ہیں۔ اور دشمنان اسلام کے اسلام پر حملوں کی وجہ سے ہر آن میرا دل خون ہوتا رہتا ہے۔ اور میں اس قدر کرب اور دکھ میں ہوں کہ غائت درجہ مظلوم امام معصوم کی کیفیات مصائب اور تلخ کامیاں میرے سینہ میں ہیں

امام معصوم حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی تمثیل کے ساتھ آپ اپنے احساس درد کا اظہار تبھی کر سکتے تھے۔ جبکہ ان کی حقیقی عزت آپ کے دل میں ہوتی۔ آل محمد کی جو عزت آپ کے دل میں ہے۔ اس کا بے ساختہ اظہار آپ اس شعر میں کرتے ہیں ؎

جان و دلم فدائے جمال محمد است
خاکم نثار کوچۂ آل محمد است

کہ آل محمد تو الگ رہی میرا وجود تو آل محمد کے کوچہ پر بھی قربان ہے

خدا کی ہزار ہزار لعنت ہو اس شخص پر جو حضرت امام معصوم کی ہتک کا خیال بھی دل میں لائے۔ یا ان کے حق میں کوئی کلمہ استخفاف اپنی زبان سے نکالے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں ؎

مے سزد گر خوں ببارد دیدۂ ہر اہل دیں
بر پریشاں حالیٔ اسلام و قحط المسلمیں
دین حق را گردش آمد صعبناک و سہمگیں
سخت شورے اوفتاد اندر جہاں از کفر و کیں
آنکہ نفسِ اوست از ہر خیر و خوبی بے نصیب
مے تراشد عیبہا در ذات خیر المرسلین
آنکہ در زندانِ ناپاکی است محبوس و اسیر
ہست در شانِ امامِ پاک بازاں نکتہ چیں
تیر بر معصوم مے بارد خبیث بدگہر
آسماں را مے سزد گر سنگ بارد بر زمیں
پیش چشمان شما اسلام در خاک اوفتاد
چیست عذرے پیش حق اے مجمع متنعّمیں
ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواج یزید
دین حق بیمار و بے کس ہمچو زین العابدین

ان اشعار میں بھی حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کو بے کس اور بے بس بطور مثال پیش کر کے اسلام کی موجودہ حالت کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ ان

---

[1] گریبان چاک سینہ کوبی کا تعلق غم زدگی اور گریہ و زاری کے ساتھ ہے۔ اور حضرت امام معصوم کا ذکر انتہائی مصیبت زدگی میں ضرب المثل ہے۔ اسی طرح جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام بھی حسن و پاکیزگی میں ضرب المثل ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی اسلوب تمثیل کو اختیار کرتے ہوئے ایک شعر میں فرماتے ہیں ؎

صد ہزاراں یوسفے بینم دریں چاہِ ذقن ۔ واں مسیح ناصری شد از دم او بے شمار

یعنی آپ کی چاہ ذقن میں میں ہزاروں یوسف دیکھ رہا ہوں۔ اور آپ کے دم قدسی سے بے شمار مسیح ناصری ہو گئے۔ اس لطیف تشبیہ کو کوئی احمق ہی حضرت یوسف یا حضرت عیسےٰ کی ہتک قرار دے سکتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شعروں کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

(۱) اسلام کی پریشان حالی اور حقیقی مسلمانوں کے فقدان پر ہر دیندار مسلمان کی آنکھ کے لئے زیب ہے کہ وہ خون بہائے۔

(۲) دین حق یعنے اسلام سخت مصیبت میں ہے اور دنیا میں ہر طرف کفر اور کینہ کی وجہ سے شور بپا ہے۔

(۳) وہ شخص کہ جس کا نفس ہر خیر و خوبی سے بے نصیب ہے۔ حضرت خیر المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پر عیب تراشتا ہے۔

(۴) وہ انسان جو کہ خود سرتا پا ناپاک ہے پاکوں کے سردار محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں نکتہ چینی کرتا ہے۔

(۵) ایسا خبیث اور بدگہر انسان اس معصوم نبی پر طعن و تشنیع کے تیر برساتا ہے۔ پس آسمان اگر زمین پر پتھروں کی بارش برسائے تو اس کے لئے بالکل بجا ہے۔

(۶) اے امیروں کے گروہ تمہاری آنکھوں کے سامنے اسلام ذلیل و رسوا ہو رہا ہے تم اللہ کے حضور پیش ہو کر کیا عذر کرو گے؟

(۷) یزید کی فوجوں کی طرح کفر ہر طرف جوش مار رہا ہے۔ اور دین اسلام حضرت زین العابدین کی طرح بیمار اور بے کس پڑا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک لطیف تشبیہ کے ذریعہ ایک اور نظم میں فرماتے ہیں:

بیکسے شد دینِ احمد ہیچ خویش و یار نیست
ہر کسے در کارِ خود با دینِ احمد کار نیست

آنچہ بر ما مے رود از غم کہ داند جز خدا
زہر مے نوشیم لیکن زہرۂ گفتار نیست

ہر کسے غمخوارئ اہلِ اقارب مے کند
اے دریغ ایں بیکسے را ہیچ کس غمخوار نیست

خونِ دیں بینم رواں چوں کشتگانِ کربلا
اے عجب ایں مردماں را مہرِ آں دلدار نیست

ان اشعار میں بھی شہیدان کربلا کی قربانیوں کا ہی ذکر کر کے مسلمانوں کے مُردہ جذبات کو ابھارا گیا ہے۔ ان پاک وجودوں کا بار بار ذکر کرنا بتلاتا ہے۔ کہ کس قدر عظمت ان کی آپ کے دل میں تھی۔ اس قسم کے محبت بھرے ذکر کو ان کی ہتک ٹھہرانا صرف اپنی بدذوقی کا اظہار ہے۔ ان اشعار کا ترجمہ یہ ہے۔

(۱) حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دین بالکل بے یار و مددگار پڑا ہے اور ہر شخص دین حق سے بے پروا ہو کر اپنے اپنے کام میں مست ہے۔

(۲) اس غم کی وجہ سے جو کچھ میرے دل پر گزرتا ہے۔ اسے بجز خداوند کریم اور کوئی نہیں جانتا اندر ہی اندر زہر کے گھونٹ پی رہے ہیں لیکن بیان کرنے کی طاقت نہیں۔

(۳) ہر شخص اپنے عزیز و اقارب کی غمخواری کرتا ہے مگر افسوس کہ اس وقت اسلام جو کس مپرسی کی حالت میں ہے اس کا کوئی غمخوار نہیں۔

(۴) میں شہیدان کربلا کے خون کی طرح اسلام کے خون کو بہتا ہوا دیکھ رہا ہوں۔ ان لوگوں پر تعجب ہے کہ انہیں اس دلدار یعنی اسلام کے ساتھ ذرہ بھی محبت نہیں۔

• ایک اور افترا پردازی جو عموماً احراری ملاں ہر جگہ کرتے پھرتے ہیں وہ یہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب فرماتے ہیں۔ میں رات نہیں سوتا جب تک میرا سر (نعوذ باللہ) حضرت فاطمۃ الزہراؓ کی ران پر نہ ہو۔

اس بہتان عظیم کے متعلق بھی ہم سوائے اس کے کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہیں۔ اور کیا کہہ سکتے ہیں۔ یہ بہت بڑا افترا ہے۔ بات کچھ تھی اور اس میں تحریف کر کے کچھ کا کچھ بنا دیا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ایک کشف کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ:

"حضرت پنجتن سید الکونین حسنین فاطمۃ الزہرا اور علیؓ عین بیداری میں آئے اور حضرت فاطمہؓ نے کمال محبت اور مادرانہ عطوفت کے رنگ میں اس عاجز کا سر اپنی ران پر رکھ لیا۔" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۳) (نیز دیکھو نزول المسیح اور براہین احمدیہ حصہ چہارم)

یہ ایک کشف ہے جس کی تعبیر بالکل ظاہر ہے کہ حضرت اپنا روحانی رشتہ اس مادر مہربان سے بطور روحانی فرزند کے ظاہر فرماتے ہیں۔ مگر جن کے دلوں میں خبث اور گند بھرا ہوا ہے وہ اپنی فطرت کے مطابق اس خواب کے نظارہ کو ایسے مکروہ الفاظ میں بیان کرتے ہیں کہ جنہیں دہرانا اس مادر مہربان کی سخت ہتک ہے۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک شعر کا حوالہ دے کر حضرت امام حسینؓ کے متعلق نہایت ہی ناپاک اور گندے الفاظ اپنی طرف سے گھڑتے اور ہماری طرف منسوب کرتے ہیں۔

شیعہ صاحبان سے یہ بات پوشیدہ نہیں کہ ان میں بھی غالی فرقے موجود ہیں۔ جنہیں اعتدال پسند شیعہ ہرگز نہیں اپناتے۔ بلکہ ان کے مشرکانہ خیالات سے نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک فرقہ علی اللہ ہے۔ وہ حضرت عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور ائمہ معصوم کی تصویریں بنا کر ان کو سجدہ کرتے ہیں۔ اور ان کے اندر ایسی خرافات پائی جاتی ہیں۔ جن کا اسلامی تعلیم سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ حضور اسی قسم کے غالی شیعوں کا ذکر اپنے اشعار میں فرماتے ہیں:۔

جَعَلْتُمْ حُسَیْناً اَفْضَلَ الرُّسُلِ کُلِّهِمْ
وَجُزْتُمْ حُدُوْدَ الصِّدْقِ وَاللّٰهُ یَنْظُرُ

وَعِنْدَ النَّوَائِبِ وَالْاَذٰی تَذْکُرُوْنَهٗ
کَاَنَّ حُسَیْناً رَبُّکُمْ یَا مُزَوِّرُ

وَخَرَّتْ لَهٗ اَحْبَارُکُمْ مِثْلَ سَاجِدٍ
فَمَا جُرْمُ قَوْمٍ اَشْرَکُوْا وَتَنَصَّرُوْا

نَسِیْتُمْ جَلَالَ اللّٰهِ وَالْمَجْدَ وَالْعُلٰی
وَمَا وِرْدُکُمْ اِلَّا الْحُسَیْنُ اَتُنْکِرُ

فَهٰذَا عَلَی الْاِسْلَامِ اِحْدَی الْمَصَائِبِ
لَدٰی نَفَحَاتِ الْمِسْکِ قَذْرٌ مُقَنْطَرُ

ان اشعار میں انہی غالی شیعوں کو مخاطب کیا گیا ہے اور ان سے کہا گیا ہے کہ تم نے حسین رضی اللہ عنہ کو تمام انبیاء سے افضل ٹھہرایا اور سچائی کی حدوں سے تجاوز کر گئے۔ اور مصیبتوں اور دکھوں کے وقت تم اسی کا نام لیتے ہو۔ گویا حسین تمہارا رب ہے اور تمہارے مولوی سجدہ کرنے والوں کی طرح اس کے آگے گر گئے۔ اب اگر تمہارے جیسے مسلمانوں کی یہ حالت ہے تو مشرکوں اور عیسائیوں کا کیا گناہ تم نے خدا کے جلال اور مجد کو بھلا دیا۔ اور اب تمہارا وظیفہ صرف حسینؓ رہ گیا ہے۔ کیا تم انکار کر سکتے ہو کہ یہ تمہاری حالت نہیں۔ پس اسلام کی مصیبتوں میں سے یہ بھی ایک مصیبت ہے کہ گویا کستوری کی خوشبو کے پاس گوہ یعنے نجاست کا ڈھیر ہے (لفظ نجس انہی معنوں میں قرآن مجید میں بھی استعمال کیا گیا ہے۔ (سورۃ براءۃ آیت ۲۸)

اب ان اشعار کو اگر سرسری نظر سے دیکھا جائے تو یہ بات واضح ہے کہ یہاں تو جیسے پاکیزہ اصول اسلامی کا مقابلہ مشرکانہ خیالات سے کرتے ہوئے توحید کو کستوری اور شرک کو نجاست قرار دیا ہے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شخصیت زیر بحث نہیں۔ مگر احراری ملاؤں کو شوق ہے کہ وہ حضرت امام معصوم کی ذات ستودہ صفات کے متعلق گندے الفاظ منسوب کریں۔ ہمارے نزدیک وہ زبان نہایت ہی ناپاک ہے۔ اور وہ دل نہایت ہی گندہ ہے جو ایسے الفاظ کو بار بار اپنی زبان سے نکالتا ہے۔ اور اپنی فحش گوئی کا بغیر کسی شرم دحیا کے لوگوں میں اعلان کرتا پھرتا ہے۔ اور کوئی غیرت مند مسلمان اتنی جرأت نہیں کرتا۔ کہ اسے روکے۔

بالآخر شیعہ صاحبان سے گزارش ہے کہ آپ ان احراری ٹولہ کی شرانگیزی سے محتاط رہیں۔ یہ لوگ آپ کے خیرخواہ نہیں۔ آپ ان کی فتنہ پردازی کو بارہا آزما چکے ہیں۔ اور حال ہی میں ناروال کا واقعہ اس کا تازہ ثبوت ہے۔

ہمارے درمیان بے شک اپنے اپنے نقطۂ نظر کے مطابق اختلاف ہے۔ ان اختلافات کے متعلق سنجیدگی اور متانت کے ساتھ تبادلۂ خیالات کیا جا سکتا ہے۔ مگر یہ مناسب نہیں کہ ایک دوسرے کے اقوال کو بگاڑ کر لوگوں کو دھوکا دیا جائے۔

(از قلم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ ناظر دعوۃ و تبلیغ جماعت احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ)

الناشر: مہتمم نشر و اشاعت نظارت دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ

۱۰

دسواں سالانہ اجتماع

مجالس خدام الاحمدیہ مطلوبہ امور کے متعلق بروقت اطلاع بھجوائیں

جملہ مجالس کو اطلاع دی جا چکی ہے کہ ہمارا سالانہ اجتماع اس سال انشاء اللہ ۲۱-۲۲-۲۳ اکتوبر ۵۰ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ اجتماع کے متعلق تفصیلات سے مجالس کو آگاہ کیا جا چکا ہے۔ اگر کسی مجلس میں یہ اطلاعات نہ پہنچی ہوں تو وہ مجلس کو جلد تر اطلاع دے تا ان سے دوبارہ بھجوائی جا سکیں۔

بعض باتیں تو ایسی ہیں جن کے متعلق مقامی طور پر تیاری کی ضرورت ہے۔ مثلاً اجتماع میں شامل ہونے والے خدام کے پاس تھیلہ معہ ضروری سامان کے مکمل ہونا۔ خیمہ کا سامان تیار ہونا۔ مختلف مقابلوں میں شمولیت کے لئے تیاری۔ نمائندگان کا انتخاب۔ نمائندگان کا مجلس مقامی کے حالات سے اچھی طرح واقف ہونا وغیرہ۔ لیکن بعض امور کی اطلاع مرکز میں بروقت آنی ضروری ہے۔ جن کے بغیر اجتماع کے انتظامات کا مکمل طور پر اندازہ کرنا بھی مشکل ہوتا ہے۔ مجالس کو اس طرف فوری توجہ کرنی چاہیے اور یہ امور مکمل اعداد و شمار کے ساتھ بھجوا دینے چاہئیں۔

(۱) شوریٰ میں پیش ہونے والی تجاویز یکم ستمبر ۵۰ء تک مرکز میں پہنچ جائیں۔

(۲) ۵۱-۵۲ء کا بجٹ آمد ۳۱ اگست ۵۰ء مرکز میں پہنچ جائے۔ بجٹ ہر لحاظ سے مکمل ہو۔

(۳) نمائندگان کی فہرست اجتماع میں شامل ہونے والے خدام کی تعداد، تلقین عمل کے اجلاس میں دریافت طلب امور وغیرہ ۱۰ اکتوبر ۵۰ء تک مرکز میں بھجوا دیں۔

(۴) چندہ سالانہ اجتماع پوری شرح کے ساتھ ہر خادم سے وصول کر کے جلد تر بھجوائیں۔ انتظامات شروع ہو چکے ہیں اور ان کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔

نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ربوہ میں پاکستان کا جشن استقلال

دعا ۔ جلسہ ۔ چراغاں ۔ مستحقین میں کھانے کی تقسیم

(از مکرم عبدالحمید صاحب آصف جنرل سکرٹری ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۔ دُعا ۔ فجر کی نماز کے بعد ربوہ کی تینوں مسجدوں میں استحکام پاکستان کے لئے اجتماعی دعا کی گئی

۲۔ جھنڈا لہرایا ۔ سات بجے صبح دفاتر صدر انجمن احمدیہ کی عمارت میں پاکستان کا جھنڈا لہرایا گیا۔ اور یہ رسم مکرم مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے ادا کی اس موقعہ پر صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید انجمن احمدیہ کے تمام افسران اعلیٰ بھی موجود تھے۔ اور پبلک کا ایک حصہ بھی اس رسم میں شامل ہوا۔ اختتام پر حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے دعا کرائی

۳۔ جلسہ ۔ ۹ ½ بجے سے بارہ بجے تک مسجد مرکزی میں جلسہ ہوا۔ جس میں استحکام پاکستان کے متعلق تقاریر کی گئیں۔ یہ جلسہ خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کی زیر صدارت ہوا

۴۔ کھانا ۔ نظارت ضیافت کی طرف سے مستحقین میں دوپہر کا کھانا تقسیم کیا گیا۔

۵۔ گاڑیوں میں مٹھائی کی تقسیم : ربوہ میں آنے اور جانے والی گاڑیوں میں ریل کے عملہ کی چائے اور مٹھائی سے تواضع کی گئی۔

۶۔ قومی رضاکاروں کا جلوس ۔ ۵ ½ بجے بعد عصر قومی رضاکاروں کی پریڈ ہوئی

۷۔ کبڈی ۔ ۶ بجے سے سات بجے تک خدام جامعۃ المبشرین اور خدام حلقہ جات ا ۔ ب اور ج کے درمیان کبڈی ہوئی ۔ جس میں خوش الذکر خدام گیارہ نمبروں سے جیت گئے۔

۸۔ چراغاں ۔ رات کو ربوہ کی ساری آبادی میں چراغاں کیا گیا۔ رات کی تاریکی میں یوں معلوم ہوتا تھا کہ ربوہ کی وادی بقعہ نور بنی ہوئی ہے یوں تو پاکستان کے سب شہروں میں اور قصبوں میں چراغاں ہوا ہوگا۔ مگر ربوہ کا چراغاں اپنے اندر ایک نرالی شان رکھتا تھا۔ وہ یہ کہ نہ صرف شہر میں چراغاں کیا گیا تھا۔ بلکہ ربوہ کی پہاڑیوں پر بھی چراغاں کیا گیا تھا۔

انتظامات : مندرجہ بالا انتظامات میں مقامی جماعت احمدیہ مسلم لیگ ربوہ اور لوکل کمیٹی ربوہ تینوں شامل تھیں۔ اس تقریب کے جملہ اخراجات صدر انجمن احمدیہ نے بطریق احسن ادا فرمائے۔

جلسہ کی روئیداد

ان صاحبان نے تقاریر فرمائیں

۱۔ چوہدری ظہور احمد صاحب قائمقام صدر مسلم لیگ ربوہ

۲۔ میر محمود احمد صاحب ناصر ابن حضرت میر محمد اسحٰق صاحب

۳۔ مولوی غلام باری صاحب سیف مولوی فاضل

۴۔ مولوی نورالحق صاحب مولوی فاضل

۵۔ قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری مولوی فاضل

۶۔ امیر مقامی مکرمی سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب

(۱) چوہدری ظہور احمد صاحب نے فرمایا کہ پاکستان کے قیام سے ہمارا کام ختم نہیں ہو گیا بلکہ ابھی ہمیں اسے مضبوط ترین سلطنت میں تبدیل کرنا ہے۔ اس لئے ہر باشندۂ پاکستان کو اس فرض کو پورا کرنے کے لئے اپنی پوری طاقت سے کوشاں رہنا چاہیئے

(۲) میر ناصر صاحب ابن حضرت میر محمد اسحٰق صاحب مرحوم نے اسباب کی طرف توجہ دلائی کہ پاکستان کے استحکام کے لئے مختلف صنعتی فوجی اور زراعتی تجاویز پیش کی جاتی ہیں جو بہت مفید ہیں مگر پاکستان کے استحکام کا اصل راز معنوی قوت میں مضمر ہے۔ پاکستان کی ترقی اچھے دماغ ۔ اچھے دل اور جسم سے وابستہ ہے۔

(۳) سیف صاحب نے بیان کیا کہ اگر ہم اسلامی سلطنت کے چلے جانے کے بعد سے لے کر ۱۹۴۷ء تک کے زمانہ کی سیاسی جدوجہد کی تقسیم کریں۔ تو ہم اسکو تین زمانوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ ایک وہ زمانہ تھا جس میں ہندو مسلمان دونوں کی مساعی مشترک تھیں اور اس میں مسلمانوں نے ہر رنگ میں ہندوؤں سے بڑھ کر قربانیاں کیں۔ دوسرا زمانہ وہ تھا۔ جب ہندوؤں کی بدسلوکی اور سازشوں سے خبردار ہو کر مسلمانوں کے اہل الرائے طبقہ نے یہ محسوس کرنا شروع کیا تھا کہ کانگرس کی آزادی ہندو راج کے مترادف ہے اس لئے ہمیں ایک علیحدہ سیاسی تنظیم کی ضرورت ہے تیسرا زمانہ وہ تھا جب عوام مسلمانوں نے یہ محسوس کرنا شروع کر دیا تھا۔ کہ ہم ہندوؤں کے ساتھ ہرگز نہیں رہ سکتے ۔ ہمارا ان کے ساتھ تعاون نہیں ہو سکتا۔ یہ زمانہ ۱۹۴۰ء سے لے کر ۱۹۴۷ء تک کا ہے۔

مولوی صاحب نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے یہ بھی بتایا کہ کس طرح یہ کوششیں قائداعظم کی دوراندیشی اور ہندوؤں کی ہٹ دھرمی سے پاکستان کی صورت میں معرض وجود میں آئیں۔ آپ نے یہ بھی فرمایا۔ کہ پاکستان کے خلاف افغانستان اور احرار کا پراپیگنڈا ایک جیسا ہے ہمیں چاہیئے کہ ان کی اعتراضات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے پاکستان کی خدمت کریں اور اسے اسلام کے لئے ایک مضبوط چٹان بنا دیں۔

(۴) مولوی نورالحق صاحب نے اس امر پر زور دیا کہ استحکام پاکستان کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم فرقہ بندیوں کے جھگڑوں سے آزاد رہیں۔ مسلم لیگ کو جو اب تک شاندار کام کرنے کا موقعہ ملا ہے وہ اسی وجہ سے ہے کہ وہ فرقہ بندیوں کے جھگڑوں سے الگ تھلگ رہی ہے۔ اور جب تک وہ اس اصول پر قائم رہے گی۔ کامیابی اس کے قدم چومے گی۔ لیکن اگر مسلم لیگ بھی ان لوگوں کی آواز سے متاثر ہو گئی۔ جو فرقہ بندیوں کے جھگڑے کھڑے کر رہے ہیں۔ تو پاکستان کی جڑیں کھوکھلی ہو جائیں گی۔ اور اس کی عمارت خطرہ میں پڑ جائے گی

(۵) قاضی محمد نذیر صاحب نے پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے متعلق حضرت امام جماعت احمدیہ کی مساعی کا تفصیل سے ذکر کیا۔ آپ نے اسباب کی طرف بھی توجہ دلائی کہ پاکستان کے استحکام کے لئے غداروں کا وجود برداشت نہیں کیا جانا چاہیئے احرار فرقہ بندی کے جذبات برانگیختہ کر کے ہندوستان کی مدد کر رہے ہیں اور اس جماعت کے خلاف زہر اگلتے رہتے ہیں جو پاکستان کی سب سے بڑھ کر حقیقی خیر خواہ اور وفادار ہے یعنی جماعت احمدیہ۔ سب سے بڑھ کر وفادار جماعت جماعت احمدیہ ہے۔ اور سب سے بڑھ کر غدار گروہ احرار کا ہے آپ نے یہ بھی بیان کیا کہ مودودی تحریک نے قیادت صالحہ کا جو ڈھونگ رچا رکھا ہے اس کی غرض یہ ہے کہ وہ عوام الناس کو اپنے دام میں لا کر خود قیادت کرنا چاہتی ہے۔ مگر یہ لوگ تنگ ظرف ہیں۔ انہوں نے اسلامی حکومت کا جو نظریہ پیش کیا ہے۔ اس میں غیر مسلموں کو کلیدی اسامی پر سرفراز کرنے کے لئے کوئی گنجائش نہیں رکھی اس وجہ سے غیر مسلم پاکستان کے اندر مسلمانوں کے دوش بدوش باغیرت زندگی بسر نہیں کر سکتے اور یہ نظریہ اگر خدانخواستہ کامیاب ہو جائے تو اس کے ردعمل کے طور پر ہندوستان کے مسلمانوں کے لئے کہیں کوئی جائے پناہ نہ ہو گی۔

(۶) حضرت امیر صاحب مقامی نے موجودہ انقلابی عناصر کا ذکر تفصیل سے کرتے ہوئے بتلایا کہ یہ لوگ موجودہ حکومت پر کئی قسم کے اعتراضات کرتے ہیں اور یہ اثر پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ اگر حکومت ان کے ہاتھ میں آ جائے۔ تو نظم ونسق کو وہ بہتر صورت میں چلا سکیں گے۔ ان لوگوں کا یہ دعا محض ایک دھوکہ ہے جس ماحول میں ہم سب کی تربیت ہوئی ہے وہ ایک ہزار سال سے تیغ اعوج کا فاسق غبرا اپنے اندر رکھتا ہے اور اس کی سرزمین سے جو بھی عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لے گا۔ وہ ضرور غلطیاں کرے گا۔ اور اعتراضات کا نشانہ بنے گا۔ موجودہ کارکنان حکومت کو کم از کم ایک تجربہ ہے۔ لیکن وہ لوگ جنہیں سیاسیات سے دور کا بھی واسطہ نہیں وہ یقیناً زیادہ غلطیاں کریں گے اور اگر غلطیوں کی وجہ سے کوئی شخص حکومت کے اہل نہیں تو پھر ہر شخص نیا ہو یا پرانا وہ اس قابل ہی نہیں۔ کہ عنان حکومت اسے دی جائے حکومت پاکستان ابھی نوزائیدہ ہے۔ دشمنوں کے ارادے نیک نہیں ہیں۔ اس صورت میں پاکستان کی بھلائی اسی میں نہیں کہ موجودہ کارکنان پر اعتراضات کئے جائیں۔ انہیں نااہل ثابت کرنے کی کوشش کی جائے۔ بلکہ اس صورت میں ہے کہ ان سے بہتر تعاون کیا جائے اور وہ اس طرح کہ حدود کے اندر رہتے ہوئے انقلابی سرگرمیوں سے اجتناب کرتے ہوئے ارکان حکومت کو صحیح مشورے دیئے جائیں اور جو بات جو پاکستان کے لئے مفید ہے اس میں ان سے تعاون کیا جائے

آپ نے فرمایا کہ اس وقت موجودہ حکومت نے جو کچھ کیا ہے وہ ارکان حکومت کی دوراندیشی اور حسن سیاست کا پتہ دیتا ہے۔ اس تعلق میں آپ نے کئی مثالیں دیں اور سامعین کو کھول کر بتلایا کہ اسوقت اسبات کی ضرورت نہیں ہے کہ لاٹھی کے زور سے ارکان اسلام کو نافذ کیا جائے اسوقت پاکستان کی ترقی کے لئے موجودہ حکومت کوشاں ہے اور ہر ضروری شعبہ کی داغ بیل سوچ اور بچار کے ساتھ ڈالی جا رہی ہے۔ اس امر کو واضح کرنے کے لئے آپ نے کئی ایک مثالیں دیں اور پاکستان کی اقتصادی ترقی کا مقابلہ ہندوستان کی اقتصادی ترقی سے کیا۔ آپ نے انقلابی عناصر کے اس اعتراض کا جواب دیا کہ کوریا کے معاملہ میں وزیراعظم نے بغیر ملک اور کیبنٹ کے مشورے کے امریکن بلاک کے حق میں رائے کیوں دی۔

۔ اور فرمایا کہ ہمیں یقین ہے کہ تیسری عالمگیر جنگ کی طرح جس صورت میں بھی

ان الذی فرض علیک القرآن لرآدک

الی معاد کی پیشگوئی پوری ہو گی۔ آپ نے اس امر پر بھی تبصرہ کیا کہ قیادت صالحہ کے دعویداروں کی اصل غرض کیا ہے اور ان کی گذشتہ تاریخ کا پس منظر کیا ہے۔ اور ان لوگوں سے کس قسم کی قیادت کی توقع ہو سکتی ہے۔ تقریر کا آخری حصہ اللہ اکبر کے نعروں میں اختتام پذیر ہوا۔

صدر صاحب جلسہ خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب نے فرمایا کہ پاکستان قائم ہوئے تین سال ہو گئے ہیں مگر ہماری ذہنیتوں میں ابھی کوئی فرق نہیں آیا۔ ہم اس رنگ ڈھنگ سے کام کر رہے ہیں۔ جیسے انگریزی زمانہ میں کرتے تھے۔ ضرورت ہے کہ ہم اپنے اندر مناسب تغیر پیدا کریں اور بیدار ہو جائیں تا ہماری ترقی پیچھے نہ رہ جائے اس کے بعد آپ نے حاضرین سمیت ایک لمبی دعا فرمائی۔ اور

پاکستان کے غیر ملکوں سے تعلقات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وزارت امور خارجہ و تعلقات دولت مشترکہ کے کام میں برابر اضافہ ہو رہا ہے۔ اس سال ماسکو دمشق۔ کنبرا اور جاکرتا میں سفارتی مشن قائم کئے گئے۔ خرم شہر اور بصرہ میں کونسل مقرر کئے گئے۔ نیز ہلسنکی میں ایک اعزازی کونسل کا تقرر کیا گیا۔ عنقریب اٹلی۔ فرانس۔ ہالینڈ اور بلجیم میں بھی سفارتخانے قائم کئے جائینگے اگرچہ چین کی عوامی جمہوری حکومت کو تسلیم کر لیا گیا ہے۔ لیکن ابھی تک دونوں حکومتوں کے درمیان سفارتی نمائندوں کا تبادلہ نہیں ہوا ہے۔

غیر ملکوں سے تعلقات

ہماری پالیسی ہمیشہ یہ رہی ہے کہ دنیا کے ہر ملک سے دوستانہ تعلقات قائم رکھیں۔ حال میں ہم نے چند یورپی ممالک سے تجارتی معاہدے بھی کئے ہیں۔

افغانستان

پاکستان کے قیام کے وقت ہی ہمارے افغان ہمسائیوں نے ہماری نئی اسلامی مملکت کا خیر مقدم نہیں کیا۔ چنانچہ افغانستان کی حکومت نے ہمارے انجمن اقوام متحدہ میں داخلہ کی مخالفت کی تو ہمیں تعجب ہوا۔ اور رنج بھی۔ اس کے فوراً بعد افغانستان کی حکومت نے پاکستانی علاقہ کے ایک حصہ پر جھوٹا مطالبہ پیش کر دیا نیز اپنے ریڈیو اور اخبارات کے ذریعہ معاندانہ پروپیگنڈا شروع کر دیا اور صوبہ سرحد کے قبائلی علاقوں میں ہمارے پٹھان ہموطنوں کو ورغلانا شروع کیا۔ لیکن افغانستان کو اپنی اس کوشش میں نہ صرف ناکامی ہوئی بلکہ خود افغانستان کے عوام اپنے حکمرانوں کے خلاف ہو گئے۔ افغانستان کی حکومت کے اس مخالفانہ رویہ کے باوجود حکومت پاکستان نے افغانستان کو عقلمندی کا رستہ اختیار کرنے کی ترغیب دینے میں کوئی کوشش نہیں اٹھا رکھی۔ یہاں تک کہ حکومت پاکستان افغانستان کے معاندانہ رویہ کے باوجود اسکو تجارت کی پوری سہولتیں دے رہی ہے

دولت مشترکہ

پاکستان دولت مشترکہ کا رکن ہے جو دولت مشترکہ کے تمام ارکان کے درمیان امن اور دوستی بڑھانے کی کوشش کرتی ہے۔ دولت مشترکہ کے ملکوں سے ہمارے تعلقات دوستانہ ہیں اپنے اقتصادی تعلق کو استوار کرنے کے لیے دولت مشترکہ کے وزرائے خارجہ کی ایک کانفرنس جنوری سنہ ۱۹۵۰ء میں بمقام کولمبو منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس میں ایک مشاورتی کمیٹی بنائی گئی۔ جس میں پاکستان نے آسٹریلیا کی اس قرارداد کی حمایت کی کہ جنوب مشرقی ایشیا کے پسماندہ اور کم ترقی یافتہ ممالک کو اقتصادی اور فنی امداد دی جائے۔

برما

پاکستان اور برما کے تعلقات بہت دوستانہ ہیں۔ حال میں پاکستان نے برما کی بحالی کے لئے دولت مشترکہ کے فنڈ میں ۵۰۰۰۰ پونڈ چندہ دیا ہے۔

ہندوستان

تقسیم ملک ہی کے وقت پاکستان اور ہندوستان کے تعلقات کشیدہ تھے۔ فسادات اور قتل و غارت کے علاوہ مسئلہ کشمیر تخلیہ کنندگان کی جائداد کا مسئلہ۔ پاکستان سے ہندوستان کا سفر کرنے پر پابندی۔ مسلمانوں کا پاکستان میں بکثرت آنا۔ نہروں کے پانی کا مسئلہ تقسیم ملک کے باعث عائد ہونے والی مالی اور دیگر ذمہ داریوں کو پورا کرنے سے ہندوستان کا گریز وغیرہ امور نے فضا کو اور مکدر کر دیا اور اس صورت حال کے دوران میں سنہ ۱۹۵۰ء کے اوائل میں کلکتہ میں زبردست فساد ہو گیا۔

آنریبل لیاقت علی خان۔ وزیر اعظم پاکستان جو ہمیشہ ہندوستان سے دوستانہ اور پر امن تعلقات رکھنے کے خواہشمند رہے ہیں اپریل کے پہلے ہفتہ میں نئی دہلی گئے اور انہوں نے ہندوستان کے وزیر اعظم سے صاف اور آزاد گفتگو کرنے کے بعد ۸ اپریل کو ایک معاہدے پر دستخط کئے یہ معاہدہ جو لیاقت نہرو معاہدہ کے نام سے مشہور ہے خاص طور سے مشرقی اور مغربی بنگال کی اقلیتوں کی بحالی۔ سلامتی اور فلاح کے لئے کیا گیا ہے۔ معاہدہ ہونے کے بعد ہندوستان اور پاکستان کے تعلقات میں ایک نئی اور خوشگوار تبدیلی ہو گئی ہے۔ حکومت پاکستان نے معاہدہ دہلی پر عملدرآمد کے لئے کئی تدابیر اختیار کی ہیں اور اس کام میں پاکستان کے اخبارات اور عوام نے حکومت کی مکمل حمایت کی ہے۔ وزیر اعظم پاکستان اپنے دورہ امریکہ سے واپس آنے کے بعد پھر نئی دہلی گئے۔ ہندوستان اور پاکستان سے ایک دوسرے ملک کو خیر سگالی مشن گئے جس سے امن اور دوستی کے جذبات اور استوار ہوئے۔

انڈونیشیا

پاکستان نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں انڈونیشیا کی حمایت کر کے اس ملک کو آزادی حاصل ہونے میں نمایاں کام انجام دیا ہے۔ سنہ ۱۹۴۹ء میں ہم نے انڈونیشیا کو دو خیر سگالی مشن بھیجے۔ صدر سوئیکارنو جنوری سنہ ۱۹۵۰ء میں کراچی آئے اور یہاں ان کا پر خلوص خیر مقدم کیا گیا۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

(مینیجر اشتہارات)

ضروری تصحیح

الفضل ۲۰ اگست کے صفحہ سات پر وفات کے عنوان سے محمد یوسف صاحب بریلوی کی والدہ صاحبہ کی وفات کی اطلاع شائع ہوئی ہے جس میں عمر غلط شائع ہو گئی ہے۔ انہوں نے ۸۳ سال کی عمر میں وفات پائی ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

درخواست دعا

میری بیوی کچھ دنوں سے بیمار ہے احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(حکیم عبد القدیر کاشانی سید مٹھا لاہور)

موصی صاحبان کے متعلق دو اعلانات

سکرٹری صاحب بہشتی مقبرہ نے لکھا ہے کہ:-

اکتوبر سنہ ۴۷ء میں بعض موصی بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے ہیں۔ مگر ان کی قبروں کا ریکارڈ نہیں ملتا۔ اس لئے اگر کسی دوست کو ایسے موصیوں کے دفن ہونے کے متعلق علم ہو کہ کس تاریخ کو اور کس قطعہ اور حصہ میں ان کی قبر بنائی گئی تھی۔ تو مطلع فرما دیں تاکہ ریکارڈ مکمل کیا جائے۔

(۲) مجلس مشاورت سنہ ۴۳ء میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نمائندگان سے عہد لیا تھا۔ کہ دفتر بہشتی مقبرہ کو تفصیل چندہ مکمل ہر ماہ ہر موصی کے متعلق بھیج دیا کریں گے لیکن اس کی تعمیل نہیں ہو رہی۔ جملہ عہدیداران کی خدمت میں گذارش ہے کہ حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے ہر ماہ کے پہلے ہفتے میں ادائیگی چندہ کی تفصیل مع نام و نمبر وصیت موصیوں کے ارسال فرمایا کریں۔ اگر عہدیداروں کی طرف سے اس کی تعمیل نہ ہوئی۔ تو حسابات کے غلط ہونے کی ذمہ داری ان پر ہو گی۔

(سکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ ضلع جھنگ)

تمام جہان کیلئے نظام نو
منجانب حضرت امام جماعت احمدیہ
انگریزی میں کارڈ آنے پر
مفت
عبد اللہ الہ دین سکندر آباد۔ دکن

دواخانہ خدمت خلق
معجون کہربا: جن عورتوں کو ایام حد سے زیادہ آتے ہوں ان کے لئے بہترین علاج قیمت فی تولہ ۸/
سفوف جہند: جن عورتوں کو ایام ماہواری میں کمی ہو اس کا دائمی علاج۔ قیمت فی تولہ ۱۰/
صندل پوڈر: بہترین خارش کا علاج قیمت فی تولہ ۸/
جوارش جالینوس: قیمت فی تولہ ۱۲/
ملنے کا پتہ: دواخانہ خدمت خلق ربوہ ضلع جھنگ مغربی پاکستان

آرام دہ سفر
لاہور سے سیالکوٹ کے لئے جی۔ٹی۔ بس سروس لمیٹڈ کی آرام دہ نئے ڈیزائن کی بسوں میں سفر کریں۔ جو کہ سرائے سلطان اور لوہاری دروازہ سے وقت مقررہ پر چلتی ہیں۔ موسم گرما میں آخری بس سیالکوٹ کے لئے ۵-۳۰ بجے شام چلتی ہے۔
★ چوہدری سردار خان منیجر جی۔ٹی۔ بس سروس لمیٹڈ سرائے سلطان لاہور

تریاق اٹھرا حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں۔ فی شیشی ۲/۸ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے دواخانہ نور الدین چوہڑ مال لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ لیڈر صفحہ ۳)

نہیں لاسکتیں۔ اور اندھی ہو جاتی ہیں۔ بعض آنکھیں چندھیا جاتی ہیں دیکھتی کم ہیں۔ مگر انکار نہیں کرسکتیں جوں جوں مانوس ہوتی جاتی ہیں۔ حقیقت کو دیکھنے لگتی ہیں۔ بعض آنکھیں صحیح طور پر دیکھ سکتی ہیں۔ وہی سعید روحیں ہوتی ہیں۔ وہ اس آسمانی کرن کی امین بنتی ہیں اور دوسروں کی آنکھوں کو تندرست کرنے کے لئے نکلتی ہیں۔ اس طرح فضا میں نور ازلی کا چرچا پھیل جاتا ہے۔ اور اندھی آنکھیں بھی اس چرچا سے متاثر ہو جاتی ہیں مسیح موعود علیہ السلام کی آواز نے یہی اعجاز دکھایا ہے۔ کچھ آنکھیں تو حقیقی طور پر دیکھتی ہیں کہ اسلام کا خدا زندہ ہے۔ اسلام کا رسول زندہ ہے اور اسلام کی کتاب زندہ ہے کچھ آنکھیں چندھیائی ہوئی ہیں وہ آہستہ آہستہ کھلنے لگی ہیں اور وہ آنکھیں جو تاب نہ لاکر اندھی ہو گئی ہیں اس کا چرچا سن کر اب انکار نہیں کرسکتیں الغرض آج سب کہتے ہیں کہ اسلام کا خدا۔ اسلام کا رسول۔ اسلام کی کتاب زندہ خدا زندہ رسول اور زندہ کتاب ہے۔ مگر حقیقی طور پر جاننے والے ابھی بہت تھوڑے ہیں اگرچہ ان کی تعداد بتدریج بڑھ رہی ہے۔ لیکن جو اندھے ہیں وہ نور ازلی کا انکار تو نہیں کرسکتے مگر حقیقت کو بھی نہیں جان سکتے۔ وہ آسمانی کرن کو نہیں پہچان سکتے اس لئے وہ اس کے خلاف تو محو پیکار ہیں۔ مگر سمجھتے ہیں کہ نور ازلی کا جو چرچا ہے وہ ان کی اپنی ہی عقل ہرزہ کار کا کرشمہ ہے ؟ (باقی)

میاں عبدالباری کے استعفےٰ کی منظوری کے بعد صوفی عبدالحمید پنجاب مسلم لیگ کے نئے صدر منتخب ہوگئے

نگران کمیٹی اور الیکشن ٹریبونل کے انتخاب کے علاوہ متعدد قراردادوں پر غور و خوض

لاہور ۲۱ اگست۔ کل پنجاب مسلم لیگ کونسل کے اجلاس میں جو سید محمد ایوب کھوڑو کی زیر صدارت منعقد ہوا تھا متفقہ طور پر میاں عبدالباری کا استعفےٰ منظور ہو جانے کے بعد صوفی عبدالحمید بلا مقابلہ صدر منتخب ہو گئے نئے صدر کا انتخاب عمل میں آنے سے قبل ممدوٹ گروپ کے ارکان جلسہ گاہ سے اٹھ کر چلے گئے۔

میاں عبدالباری کے استعفےٰ کی منظوری کے بعد نئے صدر صوفی عبدالحمید کی صدارت میں جلسے کی کارروائی ایک گھنٹہ سے زائد عرصہ تک جاری رہی جس میں نگران کمیٹی اور الیکشن ٹریبونل کے اراکین کے انتخاب کے علاوہ متعدد قراردادوں پر بھی غور کیا گیا۔ ایک قرارداد کے ذریعہ حکومت پاکستان سے درخواست کی گئی کہ روڈ ٹرانسپورٹ نیشنلائزیشن بل کی منظوری کو صوبہ میں نئی اسمبلی کے وجود میں آنے تک معرض التواء میں رکھا جائے۔ ایک اور قرارداد میں پنجاب پبلک سیفٹی ایکٹ کی منسوخی کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ اس قرارداد کے ضمن میں میاں ممتاز دولتانہ کی یہ تجویز منظور کر لی گئی کہ پہلے مجلس عاملہ سیفٹی ایکٹ کے معاملہ پر ازسر نو غور کرے اور پھر اس کے متعلق کوئی معین پالیسی وضع کرکے کونسل میں پیش کی جائے

اس قرارداد کے حق میں اور خلاف دھواں دار تقاریر ہوئیں۔ مسٹر چشتی محبوب الٰہی (منٹگمری) نے قرارداد کے خلاف تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ابھی پاکستان میں غداروں کی کمی نہیں ہے اور یہ غدار وہی لوگ ہیں جو یا تو پہلے کانگرس میں شامل تھے یا آخر تک اس کے ہمنوا رہے۔ اس لئے ایسے غداروں کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے ضروری ہے کہ سیفٹی ایکٹ قائم رہے۔ مسٹر محمود شاہ گجرات نے قرارداد کے حق میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ پبلک سیفٹی ایکٹ کی ضرورت سے تو انکار نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ اسے غلط طریق پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ پاکستان کے مخالفوں کو کھلی چھٹی ملی ہوئی ہے اور وہ لوگ جنہوں نے پاکستان کی بڑی بڑی خدمات سرانجام دی ہیں انہیں جیلوں میں ٹھونس دیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری اور خضر حیات تو آزاد گھوم رہے ہیں۔ لیکن پیر صاحب زکوڑی اور مولانا عبدالحامد بدایونی جیل میں بند پڑے ہیں۔

مسٹر محمود بھٹی نے کوریا کے متعلق اپنی قرارداد واپس لے لی اور مصطفےٰ شاہ گیلانی نے ایک قرارداد کے ذریعہ یہ مطالبہ کیا کہ رائے دہندگان کی فہرست پر اعتراضات اور دعاوی پیش کرنے کی میعاد ۱۵ ستمبر تک بڑھا دی جائے یہ قرارداد بھی متفقہ طور پر منظور کر لی گئی۔

اس کے بعد اجلاس غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔

(اسٹاف رپورٹر)

کراچی میں روسی سفارتخانہ اشتراکیت پھیلا رہا ہے

لنڈن ۲۱ اگست۔ کراچی میں "ہم لنڈن ڈیلی ٹیلیگراف" کے نامہ نگار نے کراچی کے روسی سفارتخانہ پر یہ الزام عائد کیا ہے کہ وہ پاکستان میں اشتراکیت کی حوصلہ افزائی کے لئے کوشاں ہے اور اس سلسلہ میں کافی رقم منظور کی گئی ہے۔ چنانچہ پاکستانی کمیونسٹوں کو روسی سفارتخانہ سے گرانقدر مالی امداد بھی مل رہی ہے اور سفارت خانہ میں گراں قدر دعوتوں کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

پنڈت نہرو کو کمیونسٹ چین آنے کی دعوت

لنڈن ۲۱ اگست بی بی سی کے نامہ نگار کی اس خبر کو ہندوستان کی حکومت نے غلط قرار دیا ہے کہ ماؤزے تنگ صدر جمہوریہ کمیونسٹ چین نے پنڈت نہرو وزیر اعظم بھارت کو پیکنگ آنے کی دعوت دی ہے۔ نامہ نگار نے لکھا تھا کہ پنڈت نہرو اگلے مہینے یا تو پیکنگ تشریف لے جائیں گے یا جنرل اسمبلی کے ہونے والے اجلاس میں بھارت کے وفد کی قیادت کے فرائض سرانجام دینے کے لئے لیک سکسس جائیں گے۔

آئین ساز اسمبلی کا اجلاس

کراچی ۲۱ اگست۔ آئین ساز اسمبلی کا اجلاس ۸ ستمبر کو شروع ہو کر ۱۶ اکتوبر کو ختم ہوگا۔ اگرچہ اجلاس میں عام طور پر آئین سازی کی طرف توجہ دی جائے گی۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ بعض اوقات قانونی امور کی طرف توجہ منعطف (ص) کی جائے۔ اجلاسوں میں بنیادی اصولوں کی کمیٹی پر بحث کی جائے گی جس نے حال ہی میں اپنا کام ختم کیا تھا۔

کوریا میں ایٹم بم پھینکنا بہت بڑی غلطی ہوگی

لنڈن ۲۱ اگست۔ سنہ ۴۳ء میں برطانیہ کا ایک فوجی مشن ماسکو گیا تھا۔ آج اس وفد کے لیڈر جنرل سر گفرڈ مارٹل نے ایک بیان میں کہا کہ جنگ کی صورت میں بیس ڈویژن اتحادی فوج کیلئے یہ ناممکن نہیں ہوگا کہ روس کے بڑے بڑے ٹینکوں کو ایک طرف چھوڑ کر اس حد تک پہنچ جائے جہاں گھڑ گاڑی والی روسی فوج کے مورچے ہیں۔ جنرل مارٹل بکتر بند فوج کے امور کے بہت بڑے ماہر ہیں۔ آپ نے کہا کہ اس وقت بکتر بند فوج کی تیاری کی طرف زیادہ توجہ مبذول کرنی چاہیئے۔ اور کہا کہ اگر اس وقت کوریا میں معمولی سے پیمانے پر ایٹم بم استعمال کیا گیا تو یہ بہت بڑی غلطی ہوگی۔ البتہ اگر روس نے یورپ پر حملہ کر دیا اور فرانس کو پامال کرنا شروع کیا تو اس صورت میں فی الفور ایٹم بم استعمال کرنا پڑے گا لیکن آپ نے کہا کہ میرا خیال ہے روس ایسا نہیں کرے گا۔

مغربی پاکستان سے گندم کی برآمد

کراچی ۲۱ اگست۔ وزارت تجارت نے اعلان کیا ہے کہ آئندہ بھی مغربی پاکستان سے گندم کی برآمد صرف حکومت کے حساب میں ہوا کرے گی۔ اس لئے حکومت جو عملہ مقرر کرنے والی ہے وہ مختلف مقامی حالات کے مطابق ہوگا۔ پنجاب۔ سندھ اور خیرپور کے مقامی حکام زمینداروں یا تاجروں سے گندم خرید سکتے ہیں

عرب لیگ فلسطین کا مسئلہ اقوام متحدہ میں پیش نہیں کرے گی

قاہرہ ۲۱ اگست۔ اگرچہ عرب دنیا کے اخبارات نے اسکندریہ میں منعقد ہونے والے عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کے اجلاس کی خبریں وسیع طور پر شائع کی ہیں۔ لیکن اب تک جو فیصلے کئے گئے ہیں ان پر تبصرہ بہت ہی کم ہوا ہے۔ اس کی توقع نہیں ہے کہ موجودہ اجلاس کے متعلق عرب دنیا کا ردعمل اجلاس کے ختم ہونے اور مختلف وفود کے اپنے اپنے ملکوں کو واپس چلے جانے سے پہلے معلوم ہو سکے گا۔ اس اجلاس میں سیاسی کمیٹی اس پر غور کر رہی ہے کہ بین الاقوامی صورت حال کے متعلق عربوں کا کیا رویہ ہونا چاہئے۔

ساتھ ہی عرب دارالحکومتوں میں کمیٹی کے اس فیصلہ پر مایوسی کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں فلسطین کا سوال دوبارہ نہیں اٹھایا جائے گا۔

یہ عام رائے ظاہر کی جا رہی ہے کہ ستمبر میں منعقد ہونے والی جنرل اسمبلی میں مجموعی حیثیت سے فلسطین کا مسئلہ پیش نہ کرکے عرب ممالک ایک اچھے موقع کو ہاتھ سے جانے دے رہے ہیں۔ نیز یہ ممکن نہیں ہے کہ سیاسی کمیٹی کے فیصلہ کے مطابق صرف پناہ گزینوں کا مسئلہ پیش کرکے اس مسئلہ پر بالواسطہ روشنی ڈالی جا سکے۔ بعض حلقوں میں خیال کیا جا رہا ہے کہ اقوام متحدہ کے سامنے اس مسئلہ کو پیش نہ کرکے سیاسی کمیٹی کم ہمتی کا ثبوت دے رہی ہے۔

(اسٹار)

حب اٹھرا حسوڈ اسقاط حمل کا مجرب علاج۔ فی تولہ ڈیڑھ روپیہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ پونے چودہ روپے ۱۳/۱۲/۰ ۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ